سوال

(168) سود کی رقم سے بغیر ثواب کی نیت دوسرے کی مدد کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

.بیمہ داراگر سود کی رقم بغیر نیت ثواب کے کسی دوسرے شخص کوامداد کے طور پر دیتا ہے توکیا اس صورت میں انشورنس کا معاملہ جائز ہوگا؟

اگر انشورنس کے جواز کی گنجائش نہیں ہے توکیا مصالح وحاجات مذکورہ کوسامنے رکھ کر اس کا کوئی بدل ہوسکتا ہے جس میں مصالح مذکور موجود ہوں اوراس پر عمل کرنے سے ارتکاب معصیت لازم نہ آئے اگر ہوسکتا ہے توکیا؟

انشورنس کی مروجہ شکل میں کیا کوئی ایسی ترمیم کی جاسکتی ہے جواسے معصیت کے دائرے سے خارج کردے اور مصالح مذکورہ کوفوت نہ کرے اگر ہوسکتی ہے توکیا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

.بیمہ دار جس نے بحالت اضطرار بیمہ پالیسی خریدی ہے سود کی رقم بغیر نیت ثواب کے بھی کسی مسلم مضطر کودیتا ہے تووہ ایک مسلمان کومال حرام کھلانے کے گناہ کا ضرور مرتکب ہوگا۔

غیر اسلامی حکومت میں مروجہ بیمہ کے بدل کوتلاش وتعین اوراس کا خاکہ وڈھانچہ تیار کرنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا یہ سوال آسان ہے اس کے لئے ضرورت ہے کہ ماہرین کی مجلس جواسلامی اصولوں کواچھی طرح جانتی ہواوربیمہ کے معاملات کوبھی خوب سمجھتی ہواس معاملہ کا جائزہ لے اورانشورنس کی مروجہ شکل میں ایسی ترمیم واصلاح کرے جواس کو معصیت کے دائرہ سے خارج کردے اور مصالح مذکورہ کوفی الجملہ حاوی ہویاایسا نعم البدل تلاش کرے جس میں مصالح مذکورہ ایک حدتک موجود ہوں اورجومفاسد سے یکسر پاک وخالی ہواوراس میں ارتکاب ومعصیت کی کوئی صورت نہ ہو۔

.بیمہ کی موجودہ مروجہ شکل میں تین قباحتیں اورشرعی مفسد سے سب سے اہم ہیں اگر وہ ختم کردیئے جائیں توبعض نظائر کی روشنی میں جن کا تذکرہ نمبر: 3 کے تحت گذرچکا ہے زندگی اور ذمہ داریوں کےبیمہ کے جواز کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

پہلا مفسدہ اورقباحت یہ ہے کہ :بیمہ کرانے کے بعد اگر ایک آدھ قسط بھی اداکرنے کے بعدبیمہ شدہ جائیدار تلف ہوجائے توکمپنی بیمہ کی پوری رقم اوراس کے ساتھ کچھ مزید رقم زیادہ شرح فیصد کے حساب سےبیمہ کرانے ولے کودیتی ہے اورجمع کی ہوئی اقساط سے زیادہ جس قدر بھی دیا جائے یہ بلاشبہ شرعا اصطلاحی ربوا ہے۔

دوسرا مفسدہ یہ ہے کہ: کمپنی بیمہ داروں سے وصول کی ہوئی رقم کو سود کاروبار میں لگاتی ہے اوردوسرے کو اعلی شرح سود رقم قرض دیتی ہے یہ سودی کاروبار اور سود قرض دینا شرعا حرام ہے۔

تیسرا مفسدہ یہ ہے کہ: کمپنی بہر حال بیمہ دار کو اصل رقم سے کچھ زائد بطور سود کے دینا شرط کرتی ہے اورقانونا اس کی پابند ہوتی ہے یہ شرط اورپابندی اوراس پر عمل ختم ہونا چاہیئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 357

محدث فتویٰ